



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 31-26/AIMS

April 30, 2026

فکر و نظر

جماعتِ اسلامی، ضیاء الحق اور بھٹو کی پھانسی۔

طہ نذیر¹، اسرار احمد^{2,3}

1۔ سربراہ، کنیڈین انجمن صحافیان اور ماہرین ابلاغیات، اوٹڑیو، کنیڈا۔ <https://www.canadianjournalists.ca/>

2۔ مدیر اعلیٰ، رسالہ آغاز، کنسورشیم پبلشر، کنیڈا۔ <https://consortiumpublisher.ca/>

3۔ سابق بیورو چیف، روزنامہ ایکسپریس، سرگودھا، پنجاب، پاکستان۔

Running title: Zulfikar Ali Bhutto, Jamaat-e-Islami, General Zia-ul-Haq, Judicial Murder

Keywords: Democratic Crisis, Bhutto Execution, Political History of Pakistan

Correspondence: Taha Nazir PhD, Journalist Researcher and Adjunct Professor. Thomson

Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

Jamaat-e-Furqan کی فوجی مداخلت، اور Muhammad Zia-ul-Haq، کی حکومت Zulfikar Ali Bhutto پاکستان کی سیاسی تاریخ میں کا سیاسی کردار ایسے موضوعات ہیں جنہوں نے کئی دہائیوں سے علمی، سیاسی اور تاریخی مباحث کو متاثر کیا ہے۔ یہ موضوع e-Islami صرف ایک فرد، جماعت یا واقعے کا مطالعہ نہیں بلکہ پاکستان میں جمہوریت، ریاستی طاقت، مذہبی سیاست، عدالتی کردار اور فوجی مداخلت کے باہمی تعلقات کو سمجھنے کا ایک اہم ذریعہ بھی ہے۔ بھٹو کی پھانسی پاکستان کی تاریخ کے سب سے متنازع اور حساس سیاسی واقعات میں شمار ہوتی ہے، جبکہ جماعت اسلامی اور ضیاء الحق کے تعلقات پر مختلف سیاسی اور علمی حلقوں میں متنوع آراء پائی جاتی ہیں۔

ء کی دہائی پاکستان کے لیے شدید سیاسی تبدیلیوں کا دور تھا۔ 1971ء کے بعد پاکستان کو ریاستی، عسکری اور نفسیاتی سطح پر ایک 1970 نئے بحران کا سامنا تھا۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد بھٹو نے اقتدار سنبھالا اور ریاستی ڈھانچے کو دوبارہ منظم کرنے کی کوشش کی۔ ان کے دور میں 1973ء کا آئین تشکیل پایا، قومیا نے کی پالیسیاں متعارف ہوئیں اور خارجہ پالیسی میں نئی جہتیں سامنے آئیں۔ تاہم ان کی حکومت کے خلاف سیاسی اختلافات، اپوزیشن کی مزاحمت اور انتخابی تنازعات بھی بڑھتے گئے۔



(PNA) کے انتخابات پاکستان کی سیاسی تاریخ کا ایک فیصلہ کن موڑ ثابت ہوئے۔ اپوزیشن اتحاد، جسے پاکستان نیشنل الائنس 1977 کہا جاتا تھا، نے انتخابات میں دھاندلی کے الزامات عائد کیے۔ اس اتحاد میں متعدد سیاسی اور مذہبی جماعتیں شامل تھیں جن میں جماعت

اسلامی بھی ایک اہم جماعت تھی۔ اپوزیشن تحریک نے ملک بھر میں احتجاجی سرگرمیوں کو جنم دیا جس سے سیاسی عدم استحکام میں اضافہ ہوا۔ متعدد تاریخی تجزیے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اس بحران نے سیاسی نظام اور فوجی اداروں کے درمیان تناؤ کو مزید پیچیدہ بنا دیا۔

جماعت اسلامی کا سیاسی کردار اس مرحلے میں اہم سمجھا جاتا ہے۔ جماعت اس وقت بھٹو حکومت کی ناقد تھی اور پاکستان نیشنل الائنس کی تحریک میں شامل تھی۔ جماعت اسلامی اور اس کے قائدین حکومت کی بعض پالیسیوں، سیاسی طرزِ حکمرانی اور انتخابی عمل پر تحفظات رکھتے تھے۔ تاہم جماعت کا کردار صرف انتخابی سیاست تک محدود نہیں تھا بلکہ وہ پاکستان میں مذہبی اور نظریاتی سیاست کے ایک اہم نمائندے کے طور پر بھی دیکھی جاتی تھی۔



اسی سیاسی بحران کے دوران 5 جولائی 1977ء کو جنرل ضیاء الحق نے فوجی مداخلت کے ذریعے حکومت کا تختہ الٹ دیا، جسے "آپریشن فیئر پلے" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ابتدا میں جنرل ضیاء نے انتخابات کے جلد انعقاد کا وعدہ کیا، تاہم بعد میں مارشل لا طویل عرصے تک جاری رہا۔

بھٹو کے خلاف مقدمہ اور بعد میں دی گئی سزائے موت پاکستان کی تاریخ کے سب سے متنازع عدالتی معاملات میں شمار ہوتے ہیں۔ ان پر سیاسی مخالف احمد رضا قصوری کے والد کے قتل کی سازش کا الزام عائد کیا گیا۔ لاہور ہائی کورٹ نے انہیں سزائے موت سنائی

جبکہ سپریم کورٹ نے چار تین کے قریبی فیصلے سے سزا برقرار رکھی۔ بعد ازاں اس مقدمے پر پاکستان اور بین الاقوامی سطح پر وسیع تنقید ہوئی اور کئی قانونی ماہرین نے اس کے عدالتی طریقہ کار پر سوالات اٹھائے۔ 2024ء میں پاکستان کی سپریم کورٹ نے بھی ایک رائے میں کہا کہ بھٹو کو مکمل منصفانہ ٹرائل میسر نہیں آیا تھا۔

بھٹو کی پھانسی صرف ایک عدالتی فیصلہ نہیں بلکہ سیاسیات، قانون اور ریاستی طاقت کے تعلق پر ایک مستقل بحث بن گئی۔ بعض حلقوں نے اسے عدالتی قتل قرار دیا جبکہ دیگر حلقوں نے اسے قانونی عمل کا نتیجہ سمجھا۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں یہ واقعہ آج بھی مختلف سیاسی بیانیوں کے ذریعے مختلف انداز میں بیان کیا جاتا ہے۔

بھٹو دور، ضیاء دور، اور جماعت اسلامی کے سیاسی کردار کا تقابلی تجزیہ: تاریخی و سیاسی اثرات کا جائزہ۔

تاریخی اثرات	جماعت اسلامی کا زاویہ	ضیاء دور	بھٹو دور	سیاسی و تاریخی پہلو
ادارہ جاتی تبدیلی	اپوزیشن سیاست	مارشل لا	پارلیمانی جمہوریت	سیاسی نظام
نظریاتی تقسیم	مذہبی سیاسی تعبیر	اسلامائزیشن	عوامی سیاست	ریاستی بیانیہ
سیاسی قطبیت	سیاسی شراکت	فوجی حکومت	انتخابی حکومت	اقتدار کی نوعیت
قانونی بحث	مختلف آراء	ریاستی جواز	سیاسی تنازعات	عدالتی کردار
جمہوری مباحث	فعال کردار	محدود سیاسی آزادی	شدید مزاحمت	اپوزیشن تحریک

ضیاء الحق اور جماعت اسلامی کے تعلقات بھی مکمل طور پر یکساں یا مستقل نہیں رہے۔ بعض تجزیوں کے مطابق جماعت نے ابتدائی مرحلے میں ضیاء حکومت کے ساتھ تعاون کیا، خاص طور پر اسلامائزیشن کے بعض اقدامات میں۔ تاہم بعد کے ادوار میں مختلف سیاسی معاملات پر اختلافات بھی سامنے آئے۔ بعض تاریخی بیانات اور بعد کے تجزیوں میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ ضیاء اور جماعت کے تعلقات وقت کے ساتھ پیچیدہ ہوتے گئے۔

ضیاء دور میں اسلامائزیشن کی پالیسیوں، افغان جنگ، امریکی تعاون اور داخلی سیاسی ڈھانچے میں بڑی تبدیلیاں آئیں۔ اسی دور میں مذہبی سیاست اور ریاستی بیانیے کے تعلق پر بھی نئے مباحث سامنے آئے۔ بعض محققین کے مطابق اس دور نے پاکستان کے سیاسی اور سماجی ڈھانچے پر طویل المدتی اثرات مرتب کیے، جن میں آئینی تبدیلیاں، طاقت کے ادارہ جاتی توازن اور سیاسی کلچر کی تبدیلی شامل ہیں۔

سیاسیات کے جدید مطالعے میں بھٹو کی پھانسی اور ضیاء دور کو صرف شخصیات کے تناظر میں نہیں بلکہ ادارہ جاتی تعلقات کے فریم ورک میں بھی دیکھا جاتا ہے۔ اس زاویے کے مطابق سوال صرف یہ نہیں کہ کون درست یا غلط تھا، بلکہ یہ بھی کہ ریاستی اداروں، عدلیہ فوج، سیاسی جماعتوں اور مذہبی قوتوں نے بحران کے دوران کیا کردار ادا کیا۔

تاریخی ارتقائی ماڈلز کا تجزیاتی جائزہ: سیاسی نتائج اور طویل المدتی اثرات کا مطالعہ۔

طویل المدتی اثر	سیاسی نتیجہ	غالب رجحان	تاریخی ارتقائی ماڈل
عدم استحکام	احتجاجی تحریک	سیاسی تضادم	انتخابی بحران
جمہوری وقفہ	مارشل لا	ریاستی کنٹرول	فوجی مداخلت
تاریخی بحث	سیاسی تنازع	قانونی جواز	عدالتی عمل
سیاسی قطبیت	نئی صف بندیوں	نظریاتی شمولیت	مذہبی سیاست
ادارہ جاتی مباحث	سیاسی تنوع	جمہوری بحالی	بعد از ضیاء مرحلہ

مجموعی طور پر جماعت اسلامی، ضیاء الحق اور بھٹو کی چھانی کا موضوع پاکستان کی سیاسی تاریخ کا ایک حساس اور پیچیدہ باب ہے۔ اس کا مطالعہ صرف سیاسی وابستگی یا شخصی نقطہ نظر کے ذریعے مکمل نہیں ہو سکتا۔ ایک تحقیقی اور تنقیدی جائزہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس دور میں جمہوریت، ریاستی طاقت، مذہبی سیاست، عدالتی کردار اور فوجی مداخلت ایک دوسرے کے ساتھ گہرے طور پر منسلک تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اس دور کی تفہیم آج بھی پاکستان کے سیاسی مستقبل، ادارہ جاتی توازن اور جمہوری ارتقاء کے مطالعے کے لیے غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے۔

نتیجہ

بھٹو کی چھانی پاکستان کی سیاسی تاریخ کا ایک انتہائی متنازع اور فیصلہ کن واقعہ تھی۔ یہ صرف ایک فرد یا ایک سیاسی جماعت کا مسئلہ نہیں تھا بلکہ پاکستان میں جمہوریت، عدلیہ، فوجی مداخلت، اور نظریاتی سیاست کے درمیان تعلقات کا عکاس بھی تھا۔ جماعت اسلامی نے بحران اور بعد ازاں ضیاء دور میں ایک فعال سیاسی و نظریاتی کردار ادا کیا، جس پر مختلف سیاسی اور تاریخی حلقوں میں آج 1977 بھی بحث جاری ہے۔

یہ واقعہ اس حقیقت کو بھی نمایاں کرتا ہے کہ جب سیاسی بحران، نظریاتی شدت، اور ریاستی طاقت ایک دوسرے کے ساتھ مل جائیں، تو عدالتی اور جمہوری اداروں کی غیر جانبداری شدید دباؤ کا شکار ہو سکتی ہے۔ بھٹو کی چھانی کے اثرات آج بھی پاکستانی سیاست، عدلیہ اور جمہوری شعور میں محسوس کیے جاسکتے ہیں۔

سفارشات

پاکستان میں سیاسی تاریخ اور عدالتی فیصلوں کا غیر جانبدار علمی جائزہ فروغ دیا جانا چاہیے تاکہ تاریخی واقعات کو سیاسی تعصب سے ہٹ کر سمجھا جاسکے۔ عدلیہ کی آزادی، آئینی بالادستی، اور جمہوری اداروں کے استحکام کو یقینی بنانے کے لیے مضبوط قانونی و سیاسی اصلاحات ضروری ہیں۔ مذہب اور سیاست کے تعلقات پر سنجیدہ علمی مکالمے کی ضرورت ہے تاکہ نظریاتی سیاست کو جمہوری اصولوں اور انسانی حقوق کے ساتھ متوازن کیا جاسکے۔ تعلیمی اداروں میں پاکستان کی سیاسی تاریخ کو تحقیقی اور تنقیدی انداز میں پڑھایا جانا چاہیے تاکہ نئی نسل تاریخی شعور اور جمہوری اقدار سے آگاہ ہو سکے۔

مستقبل کے مجوزہ تحقیقی موضوعات

پاکستان میں فوجی مداخلت اور جمہوری اداروں کے تعلقات، سیاسی مقدمات میں عدلیہ کے کردار، ضیاء دور کی اسلامائزیشن کے سماجی اثرات، مذہبی جماعتوں اور فوجی حکومتوں کے تعلقات، اور بھٹو کی پھانسی کے بعد پاکستانی سیاست میں پیدا ہونے والی نظریاتی تقسیم اور "Judicialization of Politics" جیسے موضوعات مستقبل میں اہم تحقیقی میدان ثابت ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح پاکستان میں کے باہمی تعلقات پر مزید گہرے مطالعات کی ضرورت موجود ہے۔ "Political Islam"

References

- Bhutto, B. (1988). Daughter of the East. Hamish Hamilton.
- Talbot, I. (2021). Pakistan: A Modern History. Oxford University Press.
- Haqqani, H. (2022). Pakistan: Between Mosque and Military. Carnegie Endowment. <https://carnegieendowment.org>
- Jalal, A. (2021). The Struggle for Pakistan. Harvard University Press.
- Cohen, S. P. (2020). The Idea of Pakistan. Brookings Institution Press.
- Newberg, P. (2021). Judging the State: Courts and Constitutional Politics in Pakistan. Cambridge University Press.
- Kennedy, C. H. (2020). Islamization in Pakistan. Oxford University Press.
- Nasr, S. V. R. (2021). Islamic Leviathan: Islam and the Making of State Power. Oxford University Press.
- Ziring, L. (2020). Pakistan in the Twentieth Century. Oxford University Press.
- Fair, C. C. (2021). Fighting to the End: The Pakistan Army's Way of War. Oxford University Press.
- Pakistan Supreme Court. (2024). Presidential Reference on Zulfikar Ali Bhutto Case Opinion. <https://www.supremecourt.gov.pk>
- Human Rights Commission of Pakistan. (2023). Democracy and Rule of Law Reports. <https://hrqp-web.org>
- International Crisis Group. (2022). Pakistan's Political and Democratic Challenges. <https://www.crisisgroup.org>
- BBC News. (2024). Bhutto Case and Judicial Debate in Pakistan. <https://www.bbc.com>
- Dawn News Archives. (2024). Historical Analysis of Bhutto Trial and Martial Law Era.